



## سوال

(403) رفع الیدین کے ثبوت پر قولی حدیث پیش کریں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رفع الیدین کے ثبوت پر قولی حدیث پیش کریں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و حدیث دلیل و حجت ہے، خواہ قولی ہو، خواہ فعلی و عملی، خواہ تصویبی و تقریری۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَشْهِدُوا عَلَٰكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ (الاعراف: ۱۵۸)

”اور اس کی اتباع کرو، امید ہے کہ تم ہدایت پالو گے۔“

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (الاحزاب: ۲۱)

”تمہارے لیے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بہترین نمونہ ہیں، جو بھی اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہو۔“

اصول فقہ حنفی کی تمام کتب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی و عملی احادیث کو بھی احکام و مسائل کے حجج و دلائل میں پیش کیا جاتا ہے، تو آپ کے سوال میں ”قولی حدیث“ پیش کرنے کا مطالبہ چہ معنی دارد؟ آیا مسائل کے نزدیک فعلی و عملی اور تصویبی و تقریری سنت و حدیث دلیل نہیں؟

پھر حنفی لوگ وتروں کی تیسری رکعت میں ”رفع الیدین“ کرتے ہیں، آیا انہیں اس رفع الیدین کی کوئی قولی صحیح حدیث مل گئی ہے؟ نہیں تو اس کو بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ رکوع والے رفع الیدین میں فعلی و عملی احادیث و سنن موجود ہونے کے باوجود وہ یہ رفع الیدین نہیں کر رہے کہ انہیں اس بارہ میں قولی حدیث و سنت نہیں ملی۔ لہذا وتروں کی تیسری رکعت والارفع الیدین بھی چھوڑ دیں۔ کیونکہ اس بارہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ قولی حدیث ہے، نہ فعلی و عملی اور نہ ہی تصویبی و تقریری۔ اس سلسلہ میں جو روایات پیش کی جاتی ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتیں۔ غور فرمائیں رکوع والارفع الیدین نہ کرنا اور وتروں کی تیسری رکعت والارفع الیدین کرنا۔ جبکہ صورتِ حال مذکورہ بالا ہو۔



آیا عدل اور انصاف ہے؟

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1

محدث فتویٰ